سوموار 29- جنوری 1996ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 46-81 نمبر 25 | سوموار 8 رمضان-1416ھ، 29 صلح 1375 ہش، 29-جنوری 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا سے ڈرو اور پاک دلی سے اس کی پرستش کرو

چاہئے کہ تمام انسانوں کی ہمدردی تمہارا اصول ہو۔ اور اپنے ہاتھوں اور اپنی زبانوں اور اپنے دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک منصوبہ اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاؤ۔ خدا سے ڈرو اور پاک دلی سے اس کی پرستش کرو اور ظلم اور تعدی، غبن اور رشوت اور حق تلفی اور بے جا طرفداری سے باز رہو۔ اور بد صحبت سے پرہیز کرو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ سچ ہے کہ جب موت آتی ہے تو وہ شخص جس نے اپنی عمر عزیز کو دنیا کے حصول میں ہی ضائع کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا نہیں کیا تھا۔ وہ چونکہ ابھی بہت سے کاموں کو ناتمام اور ادھورا پاتا ہے۔ اس لئے اس پر حسرت اور افسوس کا استیلاء ہو جاتا ہے اور وہ موت اسے تلخ گھونٹ معلوم ہوتی ہے۔ اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ انسان دلبستگی پیدا نہ کرے اور اپنے اوقات کو ضائع نہ کرے۔ ہر لحظہ کو غنیمت سمجھ کر اور یقین کرکے کہ شاید ابھی موت آ جاوے مرنے کے واسطے تیار رہنا چاہئے۔ جب اس تیاری کی فکر دامنگیر رہے گی تو اس کا اثر یہ ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ انسان اپنے تعلقات کو بڑھائے گا اور اس دوسرے جہان میں آرام پانے کا خیال کرے گا۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 394)

شوریٰ کی اجتماعی شخصیت شامل ہونے والوں کی شخصیت کا مجموعہ ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

انسان کے اندر چھپا ہوا باغی ہے، انسان کے اندر چھپا ہوا خود غرض آدمی ہے وہ تو ہر جگہ رہتا ہے اور جب تک اس مقام پر نہ پہنچ جائے جہاں اللہ اس کی حفاظت فرمادے اس وقت تک اس سے ہمیشہ خطرات لاحق ہوتے ہیں۔ چنانچہ چند سال پہلے مجھے مجلس شوریٰ مرکزیہ جو ربوہ میں منعقد ہو رہی تھی یعنی پاکستان کی مجلس شوریٰ جو ربوہ میں منعقد ہو رہی تھی اس کی رپورٹیں کچھ ملیں اس پر میں نے ان سے ریکارڈنگز منگوائیں اور مجھے بہت اس بات سے دھکا لگا کہ اتنی لمبی تربیت یافتہ لوگوں کی موجودگی میں پھر بعض لوگوں نے بعض ٹیڑھی سوچیں داخل کر دی تھیں۔ بعض ٹیڑھے مطالبے شروع کر دیئے تھے تو نظم و ضبط کے لحاظ سے اطمینان اپنی ذات میں کافی نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مجلس شوریٰ کی اجتماعی شخصیت اس میں شامل ہونے والوں کی شخصیت کا مجموعہ ہے۔ اگر اس میں شامل ہونے والوں کی سوچیں غیر متقیانہ ہوں اور ان کی نگرانی اچھی نہ ہو تو کسی وقت بھی وہ مجلس کا مزاج بگاڑ سکتے ہیں۔ اس پہلو سے جو ممبر بنتے ہیں ان پر بھی گہری نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس نظام پر بھی نظر رکھنے کی ضرورت ہے جس نظام سے کوئی منتخب ہو کر مجلس شوریٰ تک پہنچتا ہے۔ ان خطرات کے پیش نظر آخری اختیار مرکز کے ہاتھ میں رکھا گیا ہے چاہے تو وہ انتخاب کے مشورے قبول کرے، چاہے تو نہ کرے۔

اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پہلو سے جماعت کی تربیت بہت عمدہ ہو چکی ہے کہ اگر ان کو یہ علم ہو کہ مرکز سے کسی نام کی نامنظوری آئی ہے تو قطعاً دل میں میل نہیں لاتے اور سر تسلیم خم کر دیتے ہیں۔ تو جو اجتماعی تقویٰ کا معیار ہے وہ تو خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی بلند ہے۔ لیکن انفرادی طور پر جب انتخاب کے ووٹ دیئے جاتے ہیں تو بسا اوقات تعلقات، جنبہ داریاں، رشتے داریاں دوستیاں وہ ان ووٹوں پر اثر انداز ہو جاتی ہیں۔ خاص طور پر وہاں یہ زیادہ خطرناک صورت حال پیدا کرتی ہیں جہاں جماعتوں میں بعض گروہ بندیاں ہوئی ہوں۔ بعض خاندانوں کی بعض دوسرے خاندانوں سے لڑائیاں ہوں۔ بعض خاندانوں کی بعض دوسرے خاندانوں سے چپقلش چل رہی ہو۔ ایسی صورت میں یا صدر جماعت جس کو مقامی جماعت کا صدر کہتے ہیں وہ اگر نااہل ہو تو اس کی نااہلی کی وجہ سے بھی بعض

باقی صفحہ 2 پر

نکاح و شادی

○ مکرم ملک منور احمد جاوید نائب ناظر ضیافت لکھتے ہیں۔

خاکسار کی بھتیجی عزیزی امتہ المومن صاحبہ بنت عزیزم برادرم ملک محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم عزیزم فضل الرحمان صاحب ولد مکرم چوہدری عبدالرحمان صاحب آف سرگودھا مورخہ 18 جنوری 96ء کو تاج محل شادی ہال گوجرانوالہ میں مکرم طاہر احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کیا۔ اسی دن تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اگلے روز سرگودھا میں دعوت ولیمہ کا انتظام کیا گیا جس میں احباب جماعت و دیگر دوستوں نے شرکت کی۔

احباب سے اس رشتہ کے جانبین کے لئے باعث برکت ہونے کی دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم فضیل عیاض احمد صاحب کے گلے میں شدید تکلیف ہو گئی ہے۔ ڈاکٹری ہدایت کے مطابق بولنا بھی منع ہے۔ ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم محمد عبدالستار صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کی اہلیہ صاحبہ عرصہ ایک سال سے گردوں کی تکلیف کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم نسیم احمد خالد صاحب حال جرمنی کو ہائی بلڈ پریشر ہونے کی وجہ سے گردوں پر اثر ہوا ہے اور گذشتہ ایک ہفتہ سے ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی اور مکمل صحت و تندرستی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام احباب جماعت کو صحت و تندرستی سے رکھے اور ان کی تمام جائز ضروریات پوری فرماتا رہے۔

اپنے لئے اور اپنے عزیز و اقارب کے لئے دعا کے اعلانات الفضل کو ضرور ارسال کرتے رہیں۔ اپنی کامیابیوں سے بھی احباب جماعت کو الفضل کے ذریعہ آگاہ کرتے رہیں۔

(ادارہ)

دین کی جڑ اس میں ہے کہ ہر امر میں خدا تعالیٰ کو مقدم رکھو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

29- صلح 1375 ھش 29 - جنوری 1996ء

وقت کا مصرف

قدر تو اس چیز کی ہوتی ہے جو کسی کے پاس کم ہو۔ اور وہ اس چیز کے زیادہ ہونے سے فائدہ اٹھا سکے۔ لیکن اگر ایسا نہ کرے تو چیز کی قدر نہیں ہوتی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جو چیزیں بہت زیادہ مقدار میں پائی جاتی ہیں ان کی قیمت کم ہوتی ہے اور جو چیزیں تھوڑی مقدار میں پائی جاتی ہیں ان کی قیمت زیادہ ہوتی ہے۔ چیزوں کی قیمت مقرر ہونے میں یہی اصول لاگو ہوتا ہے۔ جب کوئی چیز زیادہ مقدار میں بازار میں آنی شروع ہو جاتی ہے تو اس کی قیمت گرنے لگتی ہے اور جب وہی چیز کم مقدار میں آئے تو اس کی قیمت آسمان سے باتیں کرنے لگتی ہے۔ جہاں تک وقت کا تعلق ہے اگر وقت کم ہو اور کام زیادہ ہو تو وقت کی قیمت بڑھ جاتی ہے۔ اور اگر کام کم ہو اور وقت زیادہ ہو تو ہم وقت کی قدر نہیں کرتے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ ہر شخص کے لئے کوئی بھی چیز ایک ہی جیسی اہمیت نہیں رکھتی۔ لیکن اس میں بھی کیا شک ہے کہ ایک معیار قائم ہو جاتا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ قیمت کم ہے یا زیادہ۔ چیز سستی ہے یا مہنگی۔ وقت ہے یا نہیں۔ وقت کو استعمال کرنے کے لئے ہمارے پاس کوئی کام ہے یا نہیں۔

جہاں تک وقت کا تعلق ہے لوگ کہتے ہیں کہ وقت دولت ہے۔ یہ از خود دولت نہیں ہوتا اسے دولت بنایا جاتا ہے۔ وقت کا صحیح استعمال کیا جائے تو اسے دولت بنایا جا سکتا ہے اور اگر صحیح استعمال نہ کیا جائے تو وقت کی بھی کوئی اہمیت نہیں۔ لوگ بازاروں میں گھومتے پھرتے ہیں۔ پارکوں میں لیٹے رہتے ہیں۔ اور اسی طرح اپنا وقت صرف کرنے کے لئے چونکہ ان کے پاس کوئی کام نہیں ہوتا وہ وقت کی قدر نہیں کر سکتے۔ کچھ لوگ ایسے ہیں جنہیں وقت ملتا ہی نہیں ان کے پاس کام بہت زیادہ ہے۔ اور وہ اس بات سے پریشان رہتے ہیں کہ ان کا کام ختم کب ہو گا۔ اور کیسے ہو گا۔ انہیں ایک ایک منٹ کی قدر ہوتی ہے۔ اور وہ نہیں چاہتے کہ ان کا وقت ضائع ہو۔ لیکن جہاں تک اس معیار کا تعلق ہے جب تک سب لوگ وقت کو دولت نہ سمجھنے لگیں۔ وقت سے دولت تیار نہ کرنے لگ جائیں۔ اس وقت تک عوام الناس میں وقت کی قدر و قیمت نہیں ہو سکتی۔ ہم نے سنا ہے اور دیکھا بھی ہے کہ بعض بڑے بڑے ملکوں میں وہاں وقت کی بڑی قدر ہے۔ انہیں اتنے زیادہ کام ہیں کہ وہ وقت ضائع کرنے کا سوچ ہی نہیں سکتے۔ ہر کام وقت پر شروع کرتے ہیں اور وقت پر ختم کرتے ہیں اور ایک کام وقت پر ختم کرنے کے بعد دوسرا کام شروع ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح کام جاری رہتا ہے اور کام کے جاری رہنے سے وقت کی قیمت بڑھتی چلی جاتی ہے۔

ہمارے ہاں اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ ہم اپنے وقت کے مصرف کے لئے کام پیدا کریں۔ وقت کو صحیح معنوں میں دولت بنائیں۔ دولت سے مراد صرف روپیہ پیسہ ہی نہیں بلکہ ہر وہ چیز جو انسان کے کام آسکتی ہے جو انسان کے لئے مفید ثابت ہو سکتی ہے وہ اس کی دولت ہے۔ علم کو بھی تو دولت کہتے ہیں علم کوئی ضروری طور پر روپیہ پیسہ ہی تو نہیں۔ لیکن علم انسان کی زندگی کو بہتر بنا دیتا ہے اسے سوچنے سمجھنے اور فیصلہ کرنے کی قوت عطا کرتا ہے۔ اسے صحیح راستے پر لگا دیتا ہے۔ اس لئے علم بھی دولت ہے۔ پس وقت کو دولت میں تبدیل کرنے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ ہم صرف روپیہ پیسہ بنائیں لیکن دولت ضرور بنانا چاہئے ہمارے لئے یہ بات بہت مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ اب کیفیت یہ ہے کہ ہم کسی کام کے لئے ایک وقت مقرر کرتے ہیں۔ وہاں لوگوں نے جمع ہونا ہوتا ہے۔ تو آہستہ آہستہ آتے ہیں۔ اور ایک یا دو گھنٹے کی تاخیر کو ہم تاخیر ہی نہیں سمجھتے۔ جن لوگوں کے پاس کام ہے انہیں بڑی کوفت ہوتی ہے۔ اور جن لوگوں کے پاس نہیں ہے وہ بیٹھ کے گپ شپ لگاتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سب اپنے آپ کے لئے کام کی تلاش کریں۔ اپنے وقت کو کام میں صرف کریں۔ اپنے وقت کی قدر کریں۔ اس کا ایک طریق تو یہ ہے کہ جو لوگ کسی کام کے لئے وقت مقرر کرتے ہیں وہ کسی کا انتظار نہ کریں۔ دیر سے آنے والوں کو احساس ہو کہ انہیں جلد آنا چاہئے تھا۔ اگر ہم ایسا کریں تو یقیناً ہم میں سے کسی کا وقت ضائع نہیں ہو گا۔ ہم میں سے ہر شخص کو یہ احساس ہو گا کہ ہم نے۔ جو وقت مقرر کیا گیا ہے۔ اسی کے مطابق کام کرنا ہے۔ اسی کے مطابق تقریب میں شرکت کرنی ہے اور یہی بات ثابت کرے گی کہ ہم واقعی وقت کو دولت سمجھتے ہیں۔ یا ہم وقت کو دولت بنانے میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق دے کہ ہم وقت کی قدر کو پہچانیں اور اپنے سارے وقت کو صحیح مصرف میں لانے کی کوشش کرتے رہیں۔

"مطالبات تحریک جدید"

مطالبات تحریک جدید جسے محترم مولانا مولوی عبدالرحمان صاحب انور وکیل الدیوان تحریک جدید قادیان نے مرتب کیا تھا۔ اس کا ایک اقتباس پیش خدمت ہے۔

ہدایات برائے منتخب شدہ واقفین

تحریک جدید (1) محنت صحت سے نہیں ہوتی بلکہ بشاشت سے ہوتی ہے۔

(2) اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے رہنا چاہئے اور جب اپنے آپ میں محسوس ہو کہ اب میں فرائض معاہدہ کو ادا نہیں کر سکتا تو اسے اسی وقت علیحدہ ہو جانا چاہئے۔

(3) ترقی کرنے والی قومیں محض روزمرہ کے کام سے نہیں ترقی کرتیں۔ کیونکہ اس کی غرض تو محض قومی زندگی قائم رکھنا ہوتی ہے اور وہ قلیل ترین چیز ہوتی ہے ہمیں سوچنا چاہئے کہ کون سے کام ایسے ہیں کہ جن کو ہم نے بعد میں کرنا ہے۔ دشمن کیا کر رہا ہے۔ دنیا کس طرح ترقی کر رہی ہے۔ ہمیں ان کا مقابلہ کس طرح کرنا ہے۔

(4) نوجوانوں میں یہ روح ہونی چاہئے کہ بغیر بتائے کے کام کرنا ہے۔

(5) جب تک ہم نتیجہ کے ذمہ دار نہ بنیں ترقی نہیں کر سکتے۔ لوگ اس مسئلہ سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں کہ "کام انسان کرتا ہے۔ نتیجہ خدا پیدا کرتا ہے" اسی طرح توکل کا بھی لوگوں نے غلط مفہوم لیا ہے۔

(6) انفرادی قربانی ضروری ہے۔ تاکہ قوم ست نہ ہو۔ شکست خوردہ جرنیل اپنے آپ کو گولی مار دیتا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ میرا کام غلبہ حاصل کرنا ہے۔ (دینی احکام) میں بھی پیچھے ہٹنے کی سزا جہنم ہے۔ کمی تعداد اور معذوریوں کا کوئی سوال نہیں ہوتا۔ اگر وہ کامیاب نہیں ہوتا اسے سزا بھگتنی چاہئے۔ اسی لئے اصول رکھا گیا ہے کہ سزا لینے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ ہم صحیح طور پر اپنی ذمہ داری کا اندازہ نہیں لگاتے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دماغ کام نہیں کرتا بلکہ بھاگنے کے راستے ڈھونڈتا ہے۔ ہر واقف زندگی کو یہ سمجھنا چاہئے کہ خواہ حالات کس قدر سخت ہوں ناکامی کی ذمہ داری میری ہے۔

(7) بہادر وہ ہے جو ہر قسم کی قربانی کر سکے۔ نہ کہ وہ جو خاص قسم کی قربانی تو کر سکے لیکن دوسری قسم کی قربانی نہ کر سکے۔

(8) وقت کی قربانی اہم ترین چیزوں میں سے ہے۔ اور اس سے زیادہ قربانی وہ ہے جسے دنیا Waste of Time کہتی ہے۔ دنیا اسے گناہ سمجھتی ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ جب یہ قربانی کے مقام پر کی جائے تو یہ اعلیٰ درجے کی قربانی ہے۔ جیسے عابد انتظار میں بھی عابد ہے۔ بظاہر یہ وقت کا ضیاع ہے اصل میں مقصد (عبادت) کی عظمت کا اظہار ہے۔ یہ مقصود کے لئے بڑی قربانی ہے۔ پس انتظار کا نام ضیاع وقت نہیں رکھنا چاہئے۔ کیونکہ یہ اس کے علم کو بڑھانے والی بات ہے۔ کیونکہ علم اپنی اہمیت سے آتا ہے۔

(9) وقف سے ایک غرض یہ ہے کہ جھوٹ کو مٹایا جائے۔ خواہ کس قدر چھوٹے سے چھوٹا ہو کوئی بھی جھوٹ اگر ثابت ہوا تو سخت سے سخت سزا دی جائے گی۔ وقف ٹوٹ سکتا ہے۔ اور جماعت میں اعلان ہو سکتا ہے۔ خواہ دین کی خاطر ہی ہو۔ سچ بولنے سے انکار کیا جا سکتا ہے۔ لیکن سچ کے خلاف بیان کرنے کی اجازت نہیں ہو سکتی۔ ہاں (دینی) عدالت میں گواہی سے انکار نہیں ہو سکتا۔ سرکاری عدالت میں ایسا ہو سکتا ہے (دینی حکم کی رو سے) اس صورت میں سرکاری سزا برداشت کرنے کے لئے بھی اسے تیار رہنا چاہئے۔ واقفین کو یہی کیریکٹر جماعت میں پیدا کرنا چاہئے کیونکہ سلسلے کا فائدہ جھوٹ سے وابستہ نہیں۔ دین حق کی بنیاد قولوا قولاً سدیداً پر ہے۔ اس حد تک اس امر پر اصرار ہونا چاہئے کہ جو کبھی جھوٹ بولے تو خود آکر کہے کہ میں نے جھوٹ بولا ہے۔ میرا وقف منسوخ کریں اور پھر سزا برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جانا چاہئے۔

(10) عقل اس وقت کمزور ہوتی ہے جب انسان مشکلات کے وقت اپنے دماغ پر پورا زور نہیں دیتا۔ اور عذر تلاش کرنے کے درپے ہو جاتا ہے۔ ورنہ اگر مشکلات کے وقت عقل سے کام لیا جائے اور دماغ پر زور ڈالا جاوے تو اس کا طبعی حل جلدی ہی مل سکتا ہے۔

بقیہ صفحہ 1

دفعہ افتراق پیدا ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اپنے نیچے قوم کو متحد رکھنا یہ مختلف صلاحیتوں کا تقاضا کرتا ہے اور بعض دفعہ بعض صدروں میں وہ صلاحیت نہیں ہوتی کہ سب کو ایک خاندان کی طرح ساتھ لے کر چلیں۔ اس لئے ان کی نااہلی کے نتیجے میں بھی بعض دفعہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ بعض دوست اس صدر کے قریب ہیں اور بعض نسبتاً دور ہیں۔ اور یہ تاثرات ضروری نہیں کہ صحیح ہوں بعض فتنہ پرداز ایسے لوگ ہوتے ہیں جو ان تاثرات کو ہوا بھی دیتے ہیں اور اس طرح پھر افتراق پیدا کر دیتے ہیں۔ تو کمزوری جو صدر کی نظم وضبط کی کمزوری یا اس کے ذہن کی روشنی کی کمزوری سے پیدا ہوتی ہے اس کو بدنیتوں کے اندھیرے اور زیادہ گہرا کر دیتے ہیں اور لوگ صفائی سے پھر حالات کو دیکھ نہیں سکتے اور اندھیرے کے نتیجے میں ہمیشہ غلط فیصلے ہوتے ہیں پھر۔ یہ تو مختصر اس کا پس منظر ہے۔

(از خطبہ 28۔ اپریل 1995ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میں تو بہت دعا کرتا ہوں کہ میری سب جماعت ان لوگوں میں ہو جائے جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور (عبادت) پر قائم رہتے ہیں اور رات کو اٹھ کر زمین پر گرتے ہیں۔ اور روتے ہیں۔ اور خدا کے فرائض کو ضائع نہیں کرتے۔ اور بخیل اور ممسک اور غافل اور دنیا کے کیڑے نہیں ہیں۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ یہ میری دعائیں خدا تعالیٰ قبول کرے گا اور مجھے دکھائے گا کہ اپنے پیچھے میں ایسے لوگوں کو چھوڑتا ہوں لیکن وہ لوگ جن کی آنکھیں زنا کرتی ہیں اور جن کے دل پاخانہ سے بدتر ہیں اور جن کو مرنا ہرگز یاد نہیں ہے۔ میں اور میرا خدا ان سے بیزار ہے۔ میں بہت خوش ہوں گا اگر ایسے لوگ اس پیوند کو قطع کرلیں کیونکہ خدا اس جماعت کو ایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگوں کو خدا یاد آوے۔ اور جو تقویٰ اور طہارت کے اول درجے پر قائم ہوں۔ اور جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھ لیا ہو۔ لیکن وہ مفسد لوگ جو میرے ہاتھ کے نیچے ہاتھ رکھ کر اور یہ کہہ کر کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کیا پھر وہ اپنے گھروں میں جاکر ایسے مفاسد میں مشغول ہو جاتے ہیں کہ صرف دنیا ہی دنیا ان کے دلوں میں ہوتی ہے۔ نہ ان کی نظر پاک ہے نہ ان کا دل پاک ہے۔ اور نہ ان کے ہاتھوں سے کوئی نیکی ہوتی ہے۔ اور نہ ان کے پیر کسی نیک کام کے لئے حرکت کرتے ہیں اور وہ اس چوہے کی طرح ہیں جو تاریکی میں ہی پرورش پاتا ہے اور اس میں رہتا ہے اور اسی میں مرتا ہے۔ وہ آسمان پر ہمارے سلسلے میں سے کاٹے گئے ہیں۔ وہ عبث کہتے ہیں کہ ہم اس جماعت میں شامل ہیں۔ کیونکہ آسمان پر وہ داخل نہیں سمجھے جاتے۔ جو شخص میری اس وصیت کو نہیں مانتا کہ درحقیقت وہ دین کو دنیا پر مقدم کرے۔ اور درحقیقت ایک پاک انقلاب اس کی ہستی پر آجائے اور درحقیقت وہ پاک دل اور پاک ارادہ ہو جائے اور پلیدی اور حرام کاری کا تمام چولہ اپنے بدن پر سے پھینک دے۔ اور نوع انسان کا ہمدرد اور خدا کا سچا تابعدار ہو جائے اور اپنی تمام خودروی کو الوداع کہہ کر میرے پیچھے ہولے۔ میں اس شخص کو اس کتے سے مشابہت دیتا ہوں جو ایسی جگہ سے الگ نہیں ہوتا جہاں مردار پھینکا جاتا ہے۔ اور جہاں سڑے گلے مردوں کی لاشیں ہوتی ہیں۔ کیا میں اس بات کا محتاج ہوں کہ وہ لوگ زبان سے میرے ساتھ ہوں اور اس طرح پر دیکھنے کے لئے ایک جماعت ہو۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تمام لوگ مجھے چھوڑ دیں اور ایک بھی میرے ساتھ نہ رہے تو میرا خدا میرے لئے ایک اور قوم پیدا کرے گا۔ جو صدق اور وفا میں ان سے بہتر ہو گی۔ یہ آسمانی کشش کام کر رہی ہے جو نیک دل لوگ میری طرف دوڑتے ہیں۔ کوئی نہیں جو آسمانی کشش کو روک سکے۔ بعض لوگ خدا سے زیادہ اپنے مکر اور فریب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ شائد ان کے دلوں میں یہ بات پوشیدہ ہو کہ ـــــ اور ـــــ سب انسانی مکر ہیں۔ اور اتفاقی طور پر شہرتیں اور قبولیتیں ہو جاتی ہیں۔ اس خیال سے کوئی خیال پلید تر نہیں۔ اور ایسے انسان کو اس خدا پر ایمان نہیں جس کے ارادہ کے بغیر ایک پتہ بھی گر نہیں سکتا۔ لعنتی ہیں ایسے دل اور ملعون ہیں ایسی طبیعتیں۔ خدا ان کو ذلت سے مارے گا۔ کیونکہ وہ خدا کے کارخانے کے دشمن ہیں۔ ایسے لوگ درحقیقت دہریہ اور خبیث باطن ہوتے ہیں۔ وہ جہنمی زندگی کے دن گزارتے ہیں۔ اور مرنے کے بعد بجز جہنم کی آگ کے ان کے حصہ میں کچھ نہیں۔

خدا تعالیٰ کی چار اعلیٰ درجہ کی صفتیں ہیں جو ام الصفات ہیں اور ہر ایک صفت ہماری بشریت سے ایک عمل مانگتی ہے اور وہ چار صفتیں یہ ہیں ربوبیت۔ رحمانیت۔ رحیمیت۔ مالکیت یوم الدین۔

(1) ربوبیت اپنے فیضان کے لئے عدم محض یا مشابہ بالعدم کو چاہتی ہے اور تمام انواع مخلوق بھی جاندار ہوں یا غیر جاندار اسی سے پیرایہ وجود پہنتے ہیں۔

(2) رحمانیت۔ اپنے فیضان کے لئے صرف عدم کو ہی چاہتی ہے۔ یعنی اس عدم محض کو جس کے وقت میں وجود کا کوئی اثر اور وجود نہ ہو۔ اور صرف جانداروں سے تعلق رکھتی ہے اور چیزوں سے نہیں۔

(3) رحیمیت۔ اپنے فیضان کے لئے موجود ذوالعقل کے منہ سے نیستی اور عدم کا اقرار چاہتی ہے۔ اور صرف نوع انسان سے تعلق رکھتی ہے۔

(4) مالکیت یوم الدین۔ اپنے فیضان کے لئے فقیرانہ تضرع اور الحاح کو چاہتی ہے اور صرف ان انسانوں سے تعلق رکھتی ہے جو گداؤں کی طرح حضرت احدیت کے آستانہ پر گرتے ہیں اور فیض پانے کے لئے دامن اخلاص پھیلاتے ہیں۔ اور سچ مچ اپنے تئیں تہی دست پاکر خدا تعالیٰ کی مالکیت پر ایمان لاتے ہیں۔

یہ چار الٰہی صفتیں ہیں جو دنیا میں کام کر رہی ہیں اور ان میں سے جو رحیمیت کی صفت ہے وہ دعا کی تحریک کرتی ہے اور مالکیت کی صفت خوف اور قلق کی آگ سے گداز کرکے سچا خشوع اور خضوع پیدا کرتی ہے۔ کیونکہ اس صفت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ مالک جزا ہے۔ کسی کا حق نہیں جو دعویٰ سے کچھ طلب کرے اور مغفرت اور نجات محض فضل پر ہے۔

واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے۔ جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو۔ پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کے کلام میں یہ وعدہ ہے (جو شخص اس دار میں ہے میں اس کی حفاظت کروں گا) یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں اس کو بچاؤں گا۔ اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک و خشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں۔ بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔ پیروی کرنے کے لئے یہ باتیں ہیں کہ وہ یقین کریں کہ ان کا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے۔ جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا ہے نہ اس کا کوئی بیٹا ہے۔....... وہ ایسا ہے کہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دور ہے اور باوجود ایک ہونے کے اس کی تجلیات الگ الگ ہیں۔ انسان کی طرف سے جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور میں آوے تو اس کے لئے وہ ایک نیا خدا بن جاتا ہے۔ اور ایک نئی تجلّی کے ساتھ اس سے معاملہ کرتا ہے اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا میں بھی تبدیلی دیکھتا ہے۔ مگر یہ نہیں کہ خدا میں کچھ تغیر آجاتا ہے۔ بلکہ وہ ازل سے غیر متغیر اور کمال تام رکھتا ہے۔ لیکن انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں تو خدا بھی ایک نئی تجلّی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے۔ اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلّی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔ وہ خارق عادت قدرت اسی جگہ دکھلاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے خوارق اور معجزات کی یہی جڑ ہے۔ یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلے کی شرط ہے۔ اس پر ایمان لاؤ۔ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اپنے کل تعلقات پر اس کو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ۔

ایک اچھی بات

تکبر کئی قسم کا ہوتا ہے کبھی یہ آنکھ سے نکلتا ہے۔ جبکہ دوسرے کو گھور کر دیکھتا ہے۔ تو اس کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ دوسرے کو حقیر سمجھتا ہے۔ اور اپنے کو بڑا سمجھتا ہے۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

لجنہ کالم

الفضل 21 مارچ 1925ء میں شائع شدہ ایک ارشاد

اس امید کے ساتھ اور اس درخواست کے ساتھ کہ عورتیں ہمت اور استقلال کے ساتھ کام کریں میں سکول کا افتتاح کرتا ہوں۔ اس کی طرف مردوں کی توجہ کو کھینچنا بھی انہی کا کام ہو گا۔ اور وہ اگر کوشش کریں گی تو ضرور کھینچ سکیں گی۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرمایا کرتے تھے ماں کی چھاتیوں میں دودھ اسی وقت اترتا ہے جب بچہ روتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ مردوں کے پاس اسباب اور اختیار ہوتے ہیں اور عورتیں بطور طعنہ کہا بھی کرتی ہیں کہ جب مرد کچھ نہ کریں تو ہم کیا کر سکتی ہیں۔ مگر انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ ماں جس قدر اپنے بچے سے محبت رکھتی ہے اور خدا تعالیٰ جس قدر اپنے بندہ پر مہربان ہے۔ مرد اس سے زیادہ عورتوں پر مہربان نہیں ہو سکتے۔ اور جبکہ ماں بھی بچے کو رونے پر دودھ دیتی ہے اور خدا بھی بندہ کو بہت سے انعام مانگنے پر دیتا ہے تو مرد ان سے بڑھ کر مہربان کس طرح ہو سکتے ہیں۔ کہ خود بخود عورتوں کو امداد دیں۔ اس وجہ سے عورتوں ہی کی توجہ اور کوشش مردوں کی توجہ کو اس طرف کھینچے گی۔ تا وہ وقت آجائے کہ عورتیں اس کام میں مردوں کی محتاج نہ رہیں۔ ایک دوسرے کا تعاون تو جاری رہے گا۔ مگر مقدار کا لحاظ کیا جائے گا۔ اگر سارا کام مرد کریں اور عورتیں کچھ نہ کریں تو عورتوں کے لئے شرم کی بات ہو گی اور اگر سارا کام عورتیں کریں اور مرد کچھ نہ کریں تو یہ مردوں کے لئے قابل شرم ہو گا۔ اس لئے ایسا وقت نہیں آنا چاہئے مگر یہ ضرور ہونا چاہئے کہ عورتیں اپنا بوجھ آپ اٹھا سکیں۔ چونکہ اس وقت وہ لوگ بھی بیٹھے ہیں جو سلسلہ کے نظم و نسق سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے ان کو میں اس اہم پہلو کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ابلیسیت نہیں نکل سکتی جب تک علم کی طرف خاص توجہ نہ کی جائے۔ اور وہ اسی وقت نکلے گی جب ہم عورتوں کی تعلیم کی طرف پوری پوری توجہ کریں گے۔ مجھے افسوس کے ساتھ لڑکیوں کے پرائمری سکول کے متعلق یہ معلوم ہوا کہ اس میں ۱۶۰ لڑکیاں پڑھتی ہیں مگر وہ اس

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا شیخ مبارک احمد - واشنگٹن

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے انداز سخاوت کی بینظیر تاثیر

الفضل کے گزشتہ ایک دو پرچوں میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت مبارکہ کے تسلسل میں آپ کی بے مثال سخاوت کا تذکرہ ہوا ہے۔ یہ تذکرہ دلربا اور ایمان افزاء تھا۔ اس سخاوت کا ایسا انداز تھا کہ آپ ؐ کے زیر سایہ رہنے والے اور قرب وجوار میں زندگی بسر کرنے والے ایسے متاثر ہوئے کہ ان کے دلوں میں بھی کشادگی۔ فیاضی اور سخاوت کا غیر معمولی جذبہ پوری شان سے اجاگر ہوا۔ اور ضرورت مندوں کی ضرورتوں اور مستحقین کی امداد میں خاص ایثار سے کام لیا۔ اس مختصر شذرہ میں فی الحال ان چند ازواج مطہرات ؓ کی فیاضی اور سخاوت کا ذکر کرنا مقصود ہے جنہیں دن رات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی معیت نصیب ہوئی اور شب و روز آپ ؐ کے انداز سخاوت کو دیکھنے کا موقعہ ملا۔ ان پاک وجودوں نے بھی بڑی خوبی سے اسے اپنایا اور فیاضی و سخاوت میں اپنے آقا ؐ کے نقش قدم پر چل کر ایک خاص نمونہ پیش کیا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غیر معمولی تاثیر کا ثبوت اپنی کشادگی سے پیش کیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ ؓ کے متعلق احادیث اور کتب سوانح و تواریخ میں ان کی فیاضی اور سخاوت کے کئی واقعات ریکارڈ ہوئے ہیں۔ ان کی غیر معمولی سخاوت اور فیاضی کے بارہ میں آپ ؓ کے بھانجے جو حضرت اسماء ؓ کے صاحبزادے تھے کا کہنا ہے۔ حضرت عائشہ ؓ اور حضرت اسماء نہایت کریم النفس اور فیاض تھیں۔ ان ہر دو کی سخاوت کا انداز ایک خاص ممتاز شان رکھتا تھا۔ مزید اس انداز کا تاثر حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ آپ ؓ کے بھانجے نے ان الفاظ میں بیان کیا ان دونوں سے زیادہ سخی اور صاحب کرم میں نے کسی کو نہیں دیکھا" حضرت عائشہ ؓ کا طریق تھا کہ جو کچھ آتا جوڑ کر جمع کرتی تھیں اور جب کچھ رقم اکٹھی ہو جاتی تو تقسیم کر دیتی تھیں۔ خیرات کی تقسیم میں تھوڑے بہت کا لحاظ نہ رکھتیں۔ جو موجود ہوتا سائل اور مستحقین کو پیش کر دیتیں۔

حضرت عروہ ؓ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ حضرت عائشہ ؓ نے ان کے سامنے ستر ہزار کی رقم فی سبیل اللہ تقسیم کر دی اور دوپٹہ جھاڑ کر مطمئن ہو گئیں۔ حضرت امیر معاویہ نے ایک بار آپ ؓ کی خدمت میں ایک لاکھ درہم بھجوائے۔ شام ہونے تک ایک حبہ بھی اپنے پاس نہ رکھا۔ سب کا سب محتاجوں اور ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ نے ایک دفعہ دو بڑی تھیلیوں میں اپنی خالہ یعنی حضرت عائشہ ؓ کو ایک لاکھ کی رقم بھجوائی۔ آپ نے یہ رقم ایک بڑے تھال میں رکھ لی۔ اور اسے تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ شام ہوئی تو کچھ بھی پاس نہ تھا۔

ابتدائی زمانہ کی بات ہے۔ تنگدستی کا دور تھا۔ آپ روزہ سے تھیں گھر میں اس دن ایک روٹی سے زائد کوئی چیز نہ تھی۔ اتنے میں کوئی ضرورت مند مانگنے آئی اور احتیاج کا ذکر کیا۔ اپنی خادمہ سے آپ نے کہا جو روٹی پڑی ہے اس سائلہ کو دیدو۔ خادمہ نے عرض کیا۔ بی بی! ایک ہی تو روٹی ہے افطار کس سے کریں گے۔ فرمایا یہ تو سوالی جو محتاج ہے اسے دیدو۔ کچھ دیر گزری۔ شام ہوئی افطار کا وقت قریب تھا کسی نے دروازہ پر جلدی جلدی دستک دی خادمہ سے فرمایا دیکھو کون ہے؟ دیکھا تو کوئی مخلص فدائی تھال بھرا ہوا بھنے ہوئے گوشت کا لایا اور اسے پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضرت عائشہ ؓ کی خدمت میں پیش کر دیں' حضرت عائشہ ؓ نے جب یہ تحفہ قبول فرمایا تو خادمہ سے کہا دیکھو روٹی سے بہتر خدا تعالیٰ نے اتنا کچھ بھجوا دیا ہے۔ کیسا پر اثر ایثار تھا کہ آسمانی آقا نے قبول فرمایا اور نعم البدل کا انتظام فرما دیا۔ سبحان تیری شان اے مولیٰ۔

حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ جیسا کہ عرض کیا ہے۔ حضرت عائشہ ؓ کے بھانجے تھے۔ آپ کو ان سے بہت پیار تھا۔ اور آپ کو بہت عزیز تھے وہ اپنی خالہ حضرت عائشہ ؓ کے اس غیر معمولی انداز سخاوت اور فیاضی کو دیکھ کر پریشان تھے۔ سب کچھ تقسیم کر دیتی ہیں۔ فکر مند ہوئے۔ ان کے منہ سے یہ فقرہ نکل گیا کہ "خالہ کے ہاتھ کو روکنا چاہئے" جب آپ کی خالہ حضرت عائشہ ؓ کو معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ ؓ بن زبیر نے ایسا اظہار کیا ہے۔ تو قسم کھالی کہ آئندہ ابن زبیر سے بات نہ کروں گی۔ کیوں وہ میرا ہاتھ روکتا ہے؟ بہت مدت تک یہ ناراضگی رہی۔ بالآخر مقتدر بزرگوں کے کہنے کہلانے اور سفارش پر بڑی مشکل سے ناراضگی دور کی اور قسم توڑ دی۔ کفارہ شریعت کے مطابق ادا کیا اور معاف کر دیا۔ اور پھر شیر و شکر ہو گئے۔

الغرض حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جو انداز سخاوت تھا آپ کے انتہائی قریبیوں میں خاص طور پر اثر انداز تھا۔ حضرت عائشہ ؓ کے متعلق یہ واقعہ بھی روایات سے ثابت ہے ایک مرتبہ حضرت منکدر بن عبداللہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ان سے کہا۔ کیا تمہارا کوئی لڑکا ہے؟ حضرت منکدر بن عبداللہ ؓ نے عرض کیا۔ نہیں۔ فرمانے لگیں اگر میرے پاس دس ہزار درہم ہوتے تو میں یہ رقم تم کو دے دیتی۔ حسن اتفاق سے اسی شام حضرت امیر معاویہ ؓ نے ان کی خدمت میں اتنی ہی رقم بطور نذرانہ بھجوا دی۔ فرمانے لگیں۔ کس قدر جلدی میری آزمائش ہوئی فوراً آدمی بھیج کر حضرت منکدر بن عبداللہ کو بلایا اور دس ہزار درہم انہیں عطا کرائے۔ انہوں نے اس رقم سے ایک عورت سے شادی کی۔ ان سے کئی بچے پیدا ہوئے (طبقات ابن سعد)

حضرت عائشہ ؓ کی بہن حضرت اسماء ؓ بھی بہت فیاض اور سخی تھیں۔ ان کا انداز سخاوت حضرت عائشہ ؓ سے مختلف تھا۔ حضرت ابوبکر ؓ کی یہ نیک بخت صاحبزادی آئندہ کل کے لئے کچھ نہ رکھتیں روز کا روز جو کچھ ملتا یا ہوتا غرباء میں تقسیم کر دیتیں۔

ازواج مطہرات ؓ میں حضرت زینب ؓ بھی اس وصف سے خاص طور پر متصف تھیں۔ آپ بے حد فیاض تھیں اور سخی بہت کثرت سے خیرات کرتیں۔ اس کی تائید و تصدیق تو خدا تعالیٰ کے محبوب و مقبول سید الرسل صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس ارشاد مبارک سے ثابت ہے۔ آپ ؐ نے اپنی زندگی میں اپنی ازواج مطہرات ؓ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا "تم میں سے جو سب سے زیادہ لمبے ہاتھ والی ہیں وہ سب سے پہلے مجھے آکر ملیں گی" اس ارشاد کو سن کر اگرچہ ازواج مطہرات ؓ ہاتھ ناپا کرتیں۔ لیکن حقیقت اس وقت کھلی جب حضرت زینب ؓ کا انتقال ہوا۔ تو معلوم ہوا کہ ہاتھ کی لمبائی سے مراد حضرت زینب کی دریا دلی۔ فیاضی اور سخاوت تھی۔

یہ چند واقعات دو تین صحابیات میں سے بھی ایسی بزرگ خواتین مبارکہ کے پیش کئے گئے ہیں جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قرب حاصل تھا۔ ورنہ سب قریب کی صحابیات کا انداز کشادگی و سخاوت قابل قدر تھا۔ ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے انداز میں صدقہ و خیرات دل کھول کر تقسیم کرتیں۔ اور ضرورت مندوں کی ضرورتوں کو جہاں تک ہو سکتا پورا کرنے کو خاص سعادت گردانتیں۔ رضی اللہ عنھن

ہماری تاریخ

اللہ تعالیٰ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے درجات بلند فرماتا رہے۔ 28۔ فروری 1950ء کے الفضل میں حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے محترم چوہدری صاحب موصوف کے بارہ میں ایک تشویش ناک خبر کا ذکر یوں فرمایا:-

"حال میں اخبارات میں شائع ہوا ہے کہ سر ظفر اللہ خان صاحب کو تہدیدی خطوط ملے ہیں۔ جن میں انہیں قتل کی دھمکی دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انہیں ہر شر سے محفوظ رکھے۔ اس بارہ میں احباب کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ 1948ء کی شوریٰ سے پہلے جب میں سندھ گیا تو وہاں میں نے یہ رویاء دیکھا کہ کوئی مجھے کہتا ہے کہ میں نے اخبار میں دیکھا کہ نیویارک ریڈیو اعلان کر رہا ہے کہ سر ظفر اللہ خان کو (خدا کی راہ میں قربان) کر دیا گیا ہے۔ میں نے اس وقت چوہدری صاحب کو اس بارے میں اطلاع دی۔ گو خواب میں قتل سے مراد کوئی بڑی کامیابی یا ظاہری تعبیر کے لحاظ سے یہ خواب منذر بھی ہو سکتی ہے اس لئے وہ احتیاط رکھیں اب اس تازہ خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس خواب کے مضمون کو ظاہری صورت میں پورا کرنے کی سکیم دشمنوں کی مدنظر ہے۔

مختلف اطلاعات کو ملا کر جو نتیجہ نکلتا ہے وہ یہ ہے کہ ہندو لیڈروں نے پہلے احرار کے ذریعہ سے پاکستان میں چوہدری صاحب کے خلاف پراپیگنڈہ کروایا اور انہوں نے بعض مجالس میں یہاں تک کہا کہ امام جماعت احمدیہ اور سر ظفر اللہ کو قتل کیوں نہیں کر دیا جاتا۔ جیسا کہ مجھے بعض لوگوں نے آج سے کوئی ایک ماہ پہلے اطلاع دی تھی اس پراپیگنڈہ سے یہ راستہ کھولنا مقصود تھا کہ اگر خدانخواستہ دشمن اپنے منصوبہ میں کامیاب ہو تو ہندو لیڈر کہہ سکیں کہ ان کے مارنے والے خود مسلمان تھے۔ اس کے ساتھ ہی کہا جاتا ہے اسی سکیم کو اور زیادہ موثر بنانے کے لئے بنگال سے چند ہندو نوجوان مسلمانوں کے لباس میں بھجوائے گئے ہیں۔ جو امریکہ میں چوہدری صاحب پر حملہ کریں۔ تاکہ ہندو لیڈر یہ کہہ سکیں کہ ان کا اس کام میں دخل نہیں۔ یہ کام مسلمانوں نے خود طیش میں آکر کیا ہے۔ حالانکہ احراری پراپیگنڈہ بھی ان کے اشارے سے شروع کیا گیا ہے اور اب یہ کوشش بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ بعض دفعہ کسی منذر امر سے ہوشیار کرنے کے لئے وہ خواب یا (-)

باقی صفحہ 7 پر

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

اصل میں انسان نے بہت سے ارباب بنائے ہوئے ہوتے ہیں۔ اپنے حیلوں اور دغابازیوں پر اسے پورا بھروسہ ہوتا ہے۔ تو وہی اس کے رب ہوتے ہیں۔ اگر اسے اپنے علم کا یا قوت بازو کا گھمنڈ ہے تو وہی اس کا رب ہے۔ اگر اسے اپنے حسن یا مال و دولت پر فخر ہے تو وہی اس کا رب ہے۔ غرض اس طرح کے ہزاروں اسباب اس کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ جب تک ان سب کو ترک کرے۔ ان سے بیزار ہو کر۔ اس واحد لاشریک سچے اور حقیقی رب کے آگے سرنیاز نہ جھکائے اور ربنا کی پر درد اور دل کو پگھلانے والی آوازوں سے اس کے آستانے پر نہ گرے تب تک وہ حقیقی رب کو نہیں سمجھا۔ پس جب ایسی دل سوزی اور جان گدازی سے اس کے حضور اپنے گناہوں کا اقرار کر کے توبہ کرتا اور اسے مخاطب کرتا ہے کہ ربنا یعنی اصلی حقیقی رب تو تو ہی تھا۔ مگر ہم اپنی غلطی سے دوسری جگہ بھٹکتے پھرتے رہے۔ اب میں نے ان جھوٹے بتوں اور باطل معبودوں کو ترک کر دیا ہے اور صدق دل سے تیری ربوبیت کا اقرار کرتا ہوں۔ تیرے آستانے پر آتا ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت صالح علیہ السلام

ربّی الانبیاء میں حضرت صالح علیہ السلام کے متعلق درج ذیل سوال وجواب شامل ہیں۔

س۔ قوم ثمود کس قوم کی قائم مقام تھی؟

ج۔ قوم ثمود قوم عاد کی قائم مقام تھی۔

س۔ عاد ثانیہ کون سی قوم کہلاتی ہے۔؟

ج۔ قوم ثمود

س۔ قوم ثمود کا نام کس نسبت سے ثمود پڑا؟

ج۔ حضرت نوحؑ کی اولاد میں سے ایک شخص کا نام ثمود تھا۔ جس کی طرف یہ قوم منسوب ہے۔

س۔ کیا قوم ثمود عربی تھی؟

ج۔ جی ہاں۔ ثمود قوم عربی نژاد امت تھی۔

س۔ اصحاب الحجر سے کون سی قوم مراد ہے؟

ج۔ اصحاب الحجر سے ثمود' قوم صالح مراد ہے۔

س۔ ثمود کی بستیاں کن علاقوں میں پھیلی ہوئی تھیں؟

ج۔ ثمود کی بستیاں حجاز اور شام کے درمیان وادی القریٰ میں پھیلی ہوئی تھیں بعض کے نزدیک عدن سے لے کر حدیدہ' حضرموت' حجاز اور تہامہ کے علاقوں میں ثمود قوم رہتی تھی۔ فتوح الشام کا مصنف لکھتا ہے کہ ثمود قوم بصریٰ سے لے کر عدن تک پھیلی ہوئی تھی۔

س۔ قوم ثمود کا ابتدائی مقام یا دار الحکومت کیا کہلاتا تھا؟

ج۔ قوم ثمود کا دار الحکومت الحجر کہلاتا ہے ابتدا میں اس کا نام سلع تھا الحجر کو مدائن صالح بھی کہتے ہیں۔

س۔ الحجر کہاں واقعہ ہے؟

ج۔ یہ مدینہ منورہ اور تبوک کے درمیان ہے اور اس وادی کو جس میں حجر واقع ہے وادی القریٰ کہتے ہیں۔

س۔ اس شہر کو الحجر کیوں کہتے ہیں؟

ج۔ اسے حجر اس لئے کہتے ہیں کہ مضبوط فصیلوں کا شہر تھا اور پتھروں سے اس کی تعمیر میں کام لیا گیا تھا اور حجر اس احاطہ قلعہ یا شہر کو کہتے ہیں جس کے گرد مضبوط دیوار ہو۔

س۔ ثمود قوم کا ملک کیسا تھا؟

ج۔ ثمود قوم کا ملک چشموں والا باغات کی کثرت اور لہلہاتے کھیتوں والا تھا کھجوروں کی کثرت تھی اور زراعت خوب ترقی پر تھی میدانوں پہاڑوں دونوں پر ان کی حکومت تھی۔

س۔ ثمود قوم کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

ج۔ ثمود قوم بڑی طاقتور قوم تھی بڑی متمدن اور متمول قوم تھی کہ کوئی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا یہ قوم سال کا کچھ حصہ یعنی گرمیاں پہاڑوں پر سیر و تفریح کرتے ہوئے گزارتی تھی مگر باوجود اس کے کسی کو ان کے ملک پر حملہ کرنے کی جرات نہ ہوتی تھی اور ان کے پیچھے ملک میں امن رہتا تھا۔

س۔ ثمود قوم کس فن میں ماہر تھی؟

ج۔ ثمود قوم نے سنگ تراشی میں زبردست کمال حاصل کیا ہوا تھا یہ قوم پہاڑوں کو کھود کر عالی شان مکان بناتی تھی جو نقش و نگار سے مزین ہوتے تھے اور خوبصورت محلات بھی تعمیر کرتی تھی۔

س۔ ثمود قوم کی دینی حالت کیسی تھی؟

ج۔ ثمود قوم مشرک تھی اللہ تعالیٰ سے باغی ہو چکی تھی ہر قسم کی برائیوں میں ملوث تھی جزا سزا سے بے نیاز تھی لہو و لعب میں مصروف رہتی تھی عاد قوم کی دولت اور قوت پر انہیں بڑا ناز اور فخر تھا۔

س۔ اللہ تعالیٰ نے ثمود کی اصلاح کے لئے کس نبی کو مبعوث کیا؟

ج۔ اللہ تعالیٰ نے ثمود قوم کو گمراہی کے گڑھے سے نکالنے کے لئے حضرت صالحؑ کو بھیجا تاکہ وہ اس قوم کو توحید کا درس دیں۔

س۔ صالح کس زبان کا لفظ ہے اور اس کے کیا معنی ہیں؟

ج۔ صالح عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معانی ہیں مناسب حال عمل کرنے والا۔ نیک اور موقعہ محل کے مطابق کام کرنے والا صالح کے معنی ہیں درست۔ جس میں صلاحیت پائی جائے۔ صالح۔ وہ شخص جس کی زندگی اپنے ماحول کے مطابق ہو اور جس کا وجود خیر ہی خیر ہو۔

س۔ حضرت صالحؑ نے اپنی قوم کو کیا پیغام دیا؟

ج۔ حضرت صالحؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ وہ خدائے واحد کی عبادت کریں جس نے اسے زمین سے اٹھایا اور بلندی عطاء کی اور اس میں آباد کیا اور خدا تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کریں اور اس کی طرف کامل رجوع اختیار کریں کیونکہ خدا تعالیٰ قریب ہے اور دعائیں قبول کرتا ہے۔

س۔ حضرت صالحؑ نے اپنی قوم کو حصول عزت کا کیا طریق بتایا؟

ج۔ حضرت صالحؑ نے اپنی قوم کو عزت کے حصول کے لئے دو طریق بتائے۔

1۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔

2۔ اور میری اطاعت کرو۔

س۔ حضرت صالحؑ کی قوم نے آپ کی نصائح کیا جواب دیا؟

ج۔ انہوں نے حضرت صالح کا تمسخر اڑایا اور آپ کو جھٹلایا اور کہا کہ ہم تو تم سے امیدیں لگائے بیٹھے تھے لیکن تو تو الٹا قوم کو تباہ کر رہا ہے اور ہمیں اپنے باپ داداوں کے عبادت کے طریق سے روک کر ان کی جڑیں کاٹ رہا ہے ہم تمہاری تعلیم کے متعلق بے چین کر دینے والے شکوک میں پڑے ہوئے ہیں۔ اسی طرح ثمود نے حضرت صالحؑ کی پیروی کرنے سے انکار کر دیا۔

س۔ قوم ثمود نے حضرت صالحؑ پر کیا الزام لگایا؟

ج۔ قوم ثمود نے حضرت صالحؑ پر لوگوں سے رشوت لے کر ان کی ایجنٹی کرنے کا الزام لگایا۔ اور کہا کہ ہمیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں کھانا دیا جا رہا ہے۔

س۔ حضرت صالحؑ نے قوم کے سوالوں کا کیا جواب دیا؟

ج۔ آپ نے اپنی قوم سے کہا کہ تم کہتے ہو کہ اس تعلیم کی وجہ سے ہمیں شکوک و شبہات پیدا ہو رہے ہیں اور اگر تو انہیں پیش نہ کرتا تو ہم تجھے اپنا لیڈر بنانے کے لئے تیار تھے سوچو تو سہی کہ اگر میں فی الواقع خدا کی طرف سے ہوں تو اس کو چھوڑ کر تمہاری لیڈری مجھے کیا نفع پہنچا سکتی ہے اس صورت میں تمہاری امداد تو میرے لئے نقصان ہی نقصان کے سامان پیدا کرے گی۔

س۔ حضرت صالح پر کون لوگ ایمان لائے؟

ج۔ حضرت صالحؑ پر غریب اور کمزور لوگ ایمان لائے قوم کے بڑے لوگوں نے آپ پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ کیا یہ سچ مچ خدا کا رسول ہے۔

س۔ حضرت صالحؑ کی قوم کتنے فریقوں میں بٹ گئی؟

ج۔ حضرت صالحؑ کی قوم کے لوگ دو گروہوں میں بٹ گئے کچھ لوگوں نے تو حضرت صالح کو مان لیا اور کچھ لوگوں نے انکار کر دیا۔

مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر

چندیوم کی خاطر

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

"میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں۔ اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس حلاوت اور لذت سے حظ اٹھایا ہے۔ یہی آرزو رکھتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کر پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے"

پھر فرماتے ہیں:-

"پس میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں۔ اور تجربہ کر چکا ہوں۔ اور اس وقف کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جاوے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں ہوگا۔ بلکہ تکلیف اور دکھ ہوگا۔ تب بھی میں (دین حق) کی خدمت سے رک نہیں سکتا......... پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا تعالیٰ کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔"

حضرت صاحب کی واضح ہدایات اور پھر ذاتی نمونہ اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ کہ ہم بھی آپ کے ارشادات پر عمل کریں۔

ساری جماعت کے سارے افراد تو اس وقف زندگی کی تحریک میں شامل نہیں ہیں۔ لیکن خواہش ہر ایک کے دل میں ہے۔ کہ اس نصیحت پر عمل کرے۔ ایک طرح سے اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے حضرت امام جماعت الثالث نے جماعت میں وقف عارضی کی تحریک کا آغاز فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"میں جماعت میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ سال میں دو ہفتہ سے چھ ہفتہ کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں اور انہیں جماعت کے مختلف کاموں کے لئے جس جس جگہ بھجوایا جائے۔ وہاں وہ اپنے خرچ پر جائیں۔ اور ان کے وقف شدہ عرصہ میں سے جس قدر عرصہ انہیں وہاں رکھا جائے۔ اپنے خرچ پر رہیں"

(الفضل 22 مارچ 1966ء)

سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب وقف عارضی کر لیا ہے تو کام کیا کرنا ہوگا۔ اس کے متعلق حضرت امام جماعت (الثالث) نے فرمایا:-

"بڑے بڑے کام جو ان دوستوں کو کرنے پڑیں گے ان میں سے ایک تو کلام الٰہی ناظرہ پڑھنے اور باترجمہ پڑھنے کی جو مہم جماعت میں جاری کی گئی ہے اس کی نگرانی کرنا ہوگی۔ اور اسے منظم کرنا ہوگا۔ دوسرے بہت سی جماعتوں کے متعلق ایسی شکائتیں بھی آتی رہتی ہیں۔ کہ ان میں بعض دوست ایمانی لحاظ سے یا جماعتی کاموں کے لحاظ سے اتنے چست نہیں جتنا ایک احمدی کو ہونا چاہئے ان دوستوں (واقفین) سے ایسے احباب کی اصلاح اور تربیت کا کام بھی لیا جائے گا۔"

(الفضل 22 مارچ 1966ء)

پھر حضرت صاحب نے تحریک وقف عارضی میں شمولیت کی اس قدر تاکید احباب جماعت کو فرمائی ہے کہ۔

"وقف عارضی کے لئے بڑی کثرت کے ساتھ اپنے نام پیش کریں۔ اور بار بار پیش کریں۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ جو شخص ایسا کر سکتا ہو۔ اور اس کے راستہ میں کوئی دشواری نہ ہو کہ جس کو دور کرنا اس کے لئے ممکن ہی نہ ہو۔ تو اسے سال میں ایک سے زائد دفعہ بھی اپنے آپ کو وقف

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

مسز ہلیری کلنٹن گرینڈ جیوری کے سامنے

امریکہ کی تاریخ میں پہلی بار ملک کی خاتون اول ایک فیڈرل گرینڈ جیوری کے سامنے پیش ہو گی ان پر مجرمانہ طور پر غلط کام کرنے کا الزام ہے۔ مسز ہلیری کلنٹن کو 26۔ جنوری کو گرینڈ جیوری کے سامنے پیش ہونے کی ہدایت کی گئی۔ یہ اطلاع وائٹ ہاؤس نے 24۔ جنوری کو دی جبکہ صدر کلنٹن اپنے تیسرے یونین ٹیج کے لئے قوم سے خطاب کرنے والے ہیں۔ مسز کلنٹن کے علاوہ وائٹ ہاؤس کے بعض دیگر عہدیدار بھی گرینڈ جیوری میں پیش ہوں گے۔ تاہم صدر کلنٹن کو اس سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔

مسز کلنٹن جس کیس میں ملوث ہیں اس کو وائٹ واٹر کا نام دیا گیا ہے۔ اس فیصلے سے واشنگٹن میں شدید حیرانی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ مسز کلنٹن سے حلف پر یہ پوچھا جائے گا کہ کیا وائٹ ہاؤس میں کسی شخص نے فرسٹ لیڈی کی سابق لاء فرم کے ریکارڈ میں ایسی گڑ بڑ کی ہے جس سے انصاف کی راہ میں رکاوٹ پڑتی ہو۔

مسز کلنٹن اس سے پہلے تین بار اس تحقیقات کے مراحل میں اس بارے میں سوالوں کے جواب دے چکی ہیں۔ مگر یہ پہلی بار ہے کہ وہ گرینڈ جیوری کے سامنے پیش ہوں گی۔

وائٹ ہاؤس کے ذرائع نے کہا ہے کہ فرسٹ لیڈی خود اس بارے میں بڑی بے چین ہیں کہ معاملے کو سلجھایا جائے اور اس بارے میں تحقیقات مکمل کر لی جائے۔

وائٹ ہاؤس کے پریس سیکرٹری نے کہا کہ انہیں اس امر کا یقین ہے کہ یہ تحقیقات کسی بھی مرحلے پر صدر کو متاثر نہیں کرے گی۔

○○○

امریکہ کے مقابلے کے لئے ایرانی بجٹ کی منظوری

ایرانی پارلیمنٹ نے گزشتہ روز 20 ملین ڈالر کے اس بجٹ کی منظوری دے دی ہے جو امریکہ کی طرف سے ایران کے خلاف خفیہ کارروائیوں کا جواب دینے کے لئے طے کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد "شیطان اعظم" کے خلاف کارروائیوں کے لئے ایرانی حکومت کو فنڈز مہیا کرنا ہے۔ ایران میں امریکہ کو "شیطان اعظم" کہا جاتا ہے۔

ایران میں پہلے یہ بجٹ 16۔ ملین ڈالر پر مشتمل تھا لیکن امریکہ کی طرف سے گزشتہ ماہ ایران کے خلاف کارروائیوں کے لئے سیکرٹ سروسز کو 20 ملین ڈالر کی رقوم کی منظوری کے بعد ایران نے بھی اس بجٹ میں اضافہ کر دیا۔ امریکی کارروائیوں کا مقصد ایران کی حکومت کو غیر مستحکم کرنا ہے۔

کٹر اسلامی ممبر پارلیمنٹ مسٹر احمد ناطق نوری نے کہا ہے کہ ایران اور امریکہ کے درمیان محاذ آرائی ناگریز ہے۔ انہوں نے پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جو ایرانی امریکہ سے بات چیت کی وکالت کرتے ہیں وہ خود کو دھوکا دے رہے ہیں۔ مسٹر احمد ایرانی پارلیمنٹ کے سپیکر مسٹر علی ناطق نوری کے بھائی ہیں۔

پارلیمنٹ نے کہا ہے کہ اس کا بجٹ عالمی رائے عامہ کو یہ بات واضح کر کے بتائے گا کہ امریکہ کس طرح سے اقوام متحدہ کی چارٹر کی خلاف ورزیاں کر رہا ہے اور یہ کہ امریکہ الجزائر ڈیکلریشن 1981ء کی بھی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ جو ایران میں امریکی یرغمالیوں کا بحران حل کرنے کے موقع پر جاری کیا گیا تھا۔ اس ڈیکلریشن میں کہا گیا تھا کہ دونوں ممالک ایک دوسرے کے اندرونی معاملات میں دخل دینے سے باز رہیں گے۔

ایرانی صدر علی اکبر ہاشمی رفسنجانی نے اس ماہ کے شروع میں کہا تھا کہ امریکہ اس 20 ملین ڈالر کے بجٹ سے ایران کو بہتر طور پر سمجھنے کی کوشش کرے اور اس کے لئے مسائل پیدا کرنے سے باز رہے۔

ایرانی وزیر خارجہ علی اکبر ولایتی نے کہا تھا کہ ایران امریکہ کے اس بجٹ کے ذریعے ایران کے خلاف کارروائیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے قانونی قدم اٹھائے گا۔

○○○

بوسنیا کے وزیر اعظم کا استعفیٰ

بوسنیا کے وزیر اعظم مسٹر حارث سلاجک نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ان کے اس فیصلے پر شدید تنقید کی جا رہی ہے۔ کیونکہ اس فیصلے کو صدر علی جاہ عزت بیگووچ کے خلاف نئی سیاسی پارٹی قائم کرنے کا پیش خیمہ سمجھا جا رہا ہے۔

مسٹر حارث سلاجک پیشے کے طور پر ایک تاریخ نگار ہیں۔ اور سرائیوو کے پڑھے لکھے طبقے کے ہیرو خیال کئے جاتے ہیں۔ مسٹر سلاجک نے الزام لگایا ہے کہ پارلیمنٹ کے ارکان کے ساتھ کابینہ کی تشکیل کے معاملے پر بدعنوانی کی گئی ہے۔ وزیر اعظم کا خیال تھا کہ کابینہ میں چھ وزراء ہوں جن کے پاس ان کے پورے محکمے ہوں جبکہ پارلیمنٹ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ پانچ وزراء کے پاس محکمے ہوں اور ایک وزیر بے محکمہ ہو۔

ان کے جانشین وزیر برائے نیٹو امن فوج نے کہا ہے کہ انہوں نے یہ عہدہ بڑی ہچکچاہٹ کے ساتھ قبول کیا ہے۔

بعض مبصرین کا خیال ہے کہ وزیر اعظم حارث سلاجک کا استعفیٰ محض حکومت کو کمزور کئے جانے کے خلاف احتجاج نہیں ہے بلکہ اس کے پیچھے ان کے طویل المیعاد ذاتی عزائم ہیں۔ یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ مسٹر سلاجک اپنی پارٹی بنائیں گے۔ اور وہ صدر عزت بیگووچ کی ملک پر گرفت کو چیلنج کریں گے۔ ان کے استعفے کے اعلان کے بعد بوسنین ذرائع ابلاغ میں ان کی بہت شہرت ہو رہی ہے۔ اس کی وجہ ان کی شخصیت کی مقبولیت بھی ہے۔

صدر عزت بیگووچ اور ان کی پارٹی نے مسٹر حارث سلاجک پر تند و تیز حملے کئے ہیں اور ان کے استعفے کو ایک غلط کام بتایا ہے۔

مسٹر سلاجک کے استعفے کے پیچھے اصل سبب کیا ہے اس کے بارے میں مختلف آراء ہیں۔ بعض مبصرین کا خیال ہے کہ مسٹر سلاجک اپنے اختیارات میں کمی پر رضامند نہیں تھے۔ اور ان کی پارٹی کے ساتھ ان کے تعلقات کبھی بھی اچھے نہیں رہے۔

ڈیٹن معاہدے کے تحت بوسنیا کو کروٹ اور بوسنین فیڈریشن میں تقسیم کیا گیا ہے اور مرکزی حکومت کے پاس بہت تھوڑے اختیارات باقی رہ گئے ہیں۔

مبصرین حیران ہیں کہ صرف کابینہ کے وزراء کے محکموں کی تقسیم استعفیٰ کا سبب کس طرح بن گئی ہے؟

مسٹر سلاجک پر اپنی پارٹی قائم کرنے اور ڈکٹیٹر شپ کے الزامات عائد کئے جا رہے ہیں۔ ایک اخبار نے سوال کیا کہ اگر آرمی چیف اور صدر عزت بیگووچ بھی ایسا ہی رویہ اختیار کرتے تو کیا ہوتا؟

مسٹر عزت بیگووچ نے مسٹر حارث سلاجک پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ مسٹر حارث بہت خود پسند شخص ہیں۔ استعفیٰ کا سبب پارٹی یا حکومت نہیں ہے بلکہ ان کی اپنی ذات ہے۔

مسٹر سلاجک اپنے جدید نظریات کی وجہ سے سرائیوو کے پڑھے لکھے طبقے میں بے حد مقبول ہیں۔ اس سے قبل انہوں نے اگست میں بھی استعفیٰ دیا تھا جسے صدر نے رد کر دیا تھا۔

مسٹر سلاجک کے حامی ایک صحافی نے کہا کہ مسٹر سلاجک پر تنقید کرنے والے پاگل ہو گئے ہیں۔ ان کا طریق کمیونسٹ نظام کی کردار کشی کا سا ہے۔ یہ لوگ بھول گئے ہے کہ جنگ کے دوران مسٹر سلاجک نے ملک کی کتنی شاندار خدمات انجام دی تھیں۔

○○

تونس کے اسرائیل سے سفارتی تعلقات

شمالی افریقہ کے مسلمان ملک تیونس نے اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے اس پر لیبیا نے سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ لیبیا نے اس فیصلے پر حیرانی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ فیصلہ عرب عوام کی خواہشات کے خلاف ہے۔

اسرائیل، تیونس اور امریکہ کے وزرائے خارجہ کی واشنگٹن میں ایک ملاقات کے بعد اعلان کیا گیا تھا کہ تیونس 15۔ اپریل سے اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات استوار کرے گا۔ اس کی ابتداء کے طور پر دونوں ملکوں میں ایک دوسرے کے ڈپلومیٹک انٹرسٹ سیکشن کے دفاتر قائم کئے جائیں گے۔ اس کا مقصد مستقبل میں مکمل سفارتی تعلقات قائم کرنا قرار دیا گیا ہے۔

لیبیا اور تیونس کے درمیان پہلے ہی کشیدہ تعلقات ہیں اور لیبیا کا تازہ تبصرہ پہلے کے خراب تعلقات کو مزید خراب کر دے گا۔ گزشتہ نومبر میں لیبیا نے تیونس کے دارالحکومت ماریطانیہ میں متعین اپنے سفارتی نمائندہ کو واپس بلا لیا تھا۔

لیبیا کے صدر معمر القذافی نے کہا کہ وہ مڈل ایسٹ میں امن کے عمل کی مخالفت کرتے ہوئے عرب عوام کے جذبات کی ترجمانی کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے بھی لیبیا نے تیونس پر دباؤ ڈال رکھا تھا کہ وہ اسرائیل کو تسلیم نہ کرے۔

امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹو فر نے کہا کہ تیونس کے خلاف لیبیا کی دھمکیوں کو امریکہ سنجیدگی سے لے گا۔ قطع نظر اس سے کہ یہ دھمکیوں کون دے رہا ہے۔

تیونس اور اسرائیل نے 1994ء میں رابطہ چینلز کے قیام کا فیصلہ کیا تھا۔ اب اس رابطے کے درجے کو بڑھا دیا گیا ہے۔

○○○

بحرین کے ایران پر الزامات

خلیج کی عرب ریاست بحرین نے کھل کر الزام لگایا ہے کہ اس کے ملک میں شیعوں کی گڑ بڑ کے پیچھے ایران کا ہاتھ ہے جبکہ ایران نے اس الزام کی تردید کی ہے۔

بحرین میں گذشتہ 13 ماہ سے شیعوں کے مظاہرے اور مخالف اقدامات جاری ہیں۔ جن میں کئی شیعہ رہنماؤں کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ اب ان پر مقدمہ چلانے کا اعلان کیا گیا ہے۔

ایران نے کہا ہے کہ اس علاقے میں کسی بھی قسم کا عدم استحکام خود ایران کے مفادات کے خلاف ہے۔

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترکی میں وزارت عظمیٰ کے عرصے کی تقسیم

جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں ترکی میں گزشتہ دنوں حکومت توڑدی گئی تھی اور اس کے بعد نئے انتخابات کروائے گئے ان انتخابات کے نتیجہ میں سابق وزیر اعظم کی پارٹی نمبر 2 پر رہی اور رفاہ پارٹی جس کا اسلام پسندوں سے تعلق ہے نمبر1 پر آئی ہے اگرچہ وہ بھی اکیلے حکومت بنانے کے قابل نہیں سیکولر جماعتوں نے یہ فیصلہ کیا کہ اسلام پسند پارٹی کے ساتھ اتحاد نہیں کیا جائے گا اب سابق وزیر اعظم تانسو چیلر اور مدر لینڈ پارٹی نے گفت و شنید کے بعد اتحاد کا فیصلہ کرلیا ہے اور امید ہے کہ وہ نئی حکومت تشکیل کریں گے فیصلہ یہ ہوا ہے کہ وزیر اعظم کا عہدہ دو سال ایک پارٹی کے پاس رہے اور دو سال دوسری پارٹی کے پاس اگرچہ اس معاملے میں کچھ اختلاف باقی ہیں لیکن تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ پوری مفاہمت ہو جائے گی۔

OOO

تشدد پسندوں کے لئے نیا قانون

اسرائیل کے وزیر انصاف نے کہا ہے کہ وہ ایک نیا بل پیش کرنے والے ہیں جس کے ذریعے تشدد پسندوں کو حراست میں لے کر ان سے پوچھ گچھ کے دوران جو سختی کی جاتی ہے اسے قانونی درجہ دے دیا جائے گا وزیر انصاف پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ تحقیق کرنے والے ادارے کو بھی بیدار کرنا چاہتے ہیں اس بل کے سلسلے میں ایک وزارتی کمیٹی بنائی جائے گی جو اس کے راہنما اصول متعین کرکے جسمانی سختی کی حدود کا اندازہ پیش کرے گی ملکی حفاظتی سروس ان لوگوں پر طاقت استعمال کرسکے گی جو تشدد کی کارروائیوں میں پکڑے جائیں گے انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ سب کچھ عالمی کنونشن کے مطابق ہو گا بعض لوگوں نے اس قانون کے مسودے کی مخالفت بھی کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ یہ بات انسانی وقار اور عزت کے خلاف ہے اور یہ بات بھی عجیب ہے کہ قانون تو موجود ہو گا لیکن اس کی تفصیل صرف چند افراد کو معلوم ہوگی۔

OOO

کمبوڈیا کے فوجی بھگوڑے ہوگئے

کمبوڈیا کے 100 کے قریب سرکاری فوجی سپاہی بغاوت کرکے شمال مغرب میں ان فوجی پوسٹوں کو خالی کرکے بھاگ گئے ہیں جہاں وہ خمیر روج کے خلاف سرحدی علاقوں میں متعین تھے اور ان کا مقابلہ کر رہے تھے۔ بغاوت کرکے بھگوڑے ہونے والے فوجیوں نے بتایا ہے کہ ان کی تنخواہوں کے بقایا جات ابھی تک نہیں ملے اس کے علاوہ ناقص کھانا ان کے اس فیصلے کی بنیاد ہے۔ انہوں نے بتایا کہ رائل کمبوڈین آرمڈ فورسز کے تھرڈ ڈویژن کے 120 فوجی ہفتے کے روز اپنی پوسٹوں کو چھوڑ گئے یہ پوسٹیں تھائی لینڈ کے بارڈر کے قریب تھیں۔ ان فوجی جوانوں کو کمک کے طور پر ان علاقوں میں بھیجا گیا تھا۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

مکان میں کس طرح بیٹھ سکتی ہیں۔ جس میں ان کا سکول ہے۔ سوائے اس کے کہ بلیک ہول کی طرح اس میں بند ہوں۔ میں صیغوں کے افسروں کو توجہ دلاتا ہوں کہ عورتوں کی تعلیم کی طرف زیادہ خیال رکھیں اور عورتوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ پورے استقلال سے کام کریں تاکہ ناامیدی اور مایوسی کا جو اثر پڑتا ہے وہ دور ہو کر خدا تعالیٰ کا رحم اور فضل افق سے ظاہر ہو۔ آخر میں میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہم پر ایسی برکتیں نازل کرے جو دین و دنیا اور عاقبت کے لئے مفید ہوں۔ اور ایسے نتائج ظاہر نہ ہوں جو مضر ہوں بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا کا باعث ہوں۔

بقیہ صفحہ 4

سے اطلاع دے دیتا ہے۔ تاکہ دعا اور تدبیر سے (صاحب ایمان) اسے ٹلا سکے سو احباب کو چاہئے کہ چوہدری صاحب کے لئے ان دنوں میں خاص طور پر دعائیں کریں تاکہ اللہ تعالیٰ احرار اور ہندوؤں کے مشترکہ منصوبے سے ان کو بھی اور سب جماعت کو بھی محفوظ رکھے۔ کاش ہندو لیڈر یہ سمجھتے کہ ایسی کمینہ سازشیں فسادات کا ایک ایسا دروازہ کھول دیتی ہیں کہ ان کو بند کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کاش احرار یہ سمجھتے کہ وہ اپنے لئے تباہی کا گڑھا کھود رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس وقت (دین حق) کو فتح دینا چاہتا ہے۔ احرار اور ہندو لیڈر دیکھ لیں گے اور دنیا بھی دیکھ لے گی کہ اس فعل کا خدا تعالیٰ کیا جواب دیتا ہے۔

خاکسار

مرزا محمود احمد

بقیہ صفحہ 5

عارضی کے لئے پیش کرنا چاہئے لیکن ہر سال ایک دفعہ تو ضرور اس وقف میں حصہ لینا چاہئے۔

(الفضل 10- نومبر 1967ء)

یہ تحریک ہنگامی نہیں ہے۔ بلکہ دائمی ہے اور مستقل ہے۔ اور اس میں ہمیشہ اور ہر سال حصہ لینا لازمی ہے۔ اور ضروری ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے۔ اور یہ تنگ راہ ہے۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل نہیں کرسکتے اس عظیم الشان تحریک کی افادیت حضرت امام جماعت (الثالث) کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

"مربیوں کو بھی چاہئے اور عام عہدیداروں کو بھی چاہئے بلکہ ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو"

(الفضل 27۔ اگست 1969ء)

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اس مبارک تحریک میں شامل ہونے کی توفیق دے اور ہمارے وقف کو قبول فرما کر ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔

اخبارات میں سے

دی نیوز انٹرنیشنل کے 22۔ جنوری 1996ء کے شمارے میں جلیل الرحمان پاکستانی عدالتوں میں 658 توہین رسالت کے مقدمات جن کا ابھی فیصلہ ہونا باقی ہے کے حوالے سے کہتے ہیں۔

ملک کی مختلف عدالتوں میں اس وقت توہین رسالت کے 658 مقدمات زیر سماعت ہیں۔ اور جب سے لاہور ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے رحمت اور سلامت مسیح کو توہین رسالت کے مقدمے سے بری کیا ہے۔ پاکستان کی کسی عدالت نے توہین رسالت کے ایسے مقدمات کا فیصلہ نہیں کیا ہے۔ پچھلے سارے سال کے دوران صرف سلامت اور رحمت مسیح کے خلاف توہین رسالت کا کیس اپلیٹ عدالت میں سنا گیا اور اس کا فیصلہ سنایا گیا۔ 1984ء سے جب ایک آرڈی ننس کا نفاذ کیا گیا اور اس کے بعد 295 سیکشن پاکستان پینل کوڈ کے تحت اس میں کچھ ترمیمات کی گئیں احمدیوں کے خلاف دائر کئے گئے تمام مقدمات زیر غور ہیں۔

پچھلے سال کے دوران تیس احمدیوں کے خلاف اس سلسلے میں مقدمات درج کرائے گئے جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

امیر جماعت احمدیہ ضلع خیرپور اور ان کے چار ساتھیوں کے خلاف فیض گنج پولیس سٹیشن میں دس اکتوبر 1995ء کو ایک پنڈال میں قرآنی آیات کے بینر لگانے کے الزام میں مقدمہ درج کروایا گیا یہ مقدمہ عدالت میں ابھی تک زیر سماعت ہے۔

1995ء کے اختتام تک 2467 احمدیوں کے خلاف 658 مقدمات ملک کے مختلف شہروں میں زیر سماعت تھے۔ ان شہروں میں جھنگ۔ ربوہ۔ چنیوٹ۔ فیصل آباد۔ شیخوپورہ۔ لاہور۔ سیالکوٹ۔ نارووال۔ قصور۔ وہاڑی۔ سرگودھا۔ جوہر آباد۔ حافظ آباد۔ میانوالی۔ مانسہرہ۔ کراچی۔ خیرپور۔ راجن پور۔ گجرات۔ لودھراں۔ پشاور۔ راولپنڈی۔ بھکر۔ کوئٹہ۔ ایبٹ آباد۔ عمر کوٹ۔ ٹنڈو آدم خاں۔ سانگھڑ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ اور ڈیرہ غازی خاں شامل ہیں۔

صاحبزادہ میاں خورشید احمد صاحب اور راجہ غالب احمد صاحب جو کہ جماعت احمدیہ کے ترجمان ہیں نے دی نیوز کو بتایا کہ پچھلے سال کے دوران ریاض احمد ابن کمال دین رہائشی مردان کو پشاور میں 9۔ اپریل کو قتل کردیا گیا۔ جبکہ دو احمدی عورتوں سرداراں بی بی زوجہ محمد شفیع آف فیصل آباد اور عزیزہ بی بی والدہ غلام سرور آف چک 167 رحیم یار خاں ان دونوں کی لاشوں کو ایک جگہ سے اکھاڑ کر دوسری جگہوں پر دفن کیا گیا۔ اور یہ کام مقامی انتظامیہ کے احکام پر عمل میں لایا گیا۔ اسی طرح ایک استانی مبشرہ طیبہ کو احمدی ہونے کی وجہ سے ملازمت سے فارغ کردیا گیا۔

میانوالی کے چار احمدیوں کے خلاف توہین رسالت کا مقدمہ دو سال سے زیر سماعت ہے۔ اور وہ جیل میں پڑے ہوئے ہیں۔ اسی طرح سے لاڑکانہ کے دو افراد جن پر یہ الزام لگایا گیا ہے بھی پچھلے چار ماہ سے جیل میں ہیں۔ اور ان کی ضمانت کا کیس مقدمہ کی سماعت کرنے والی عدالت میں ابھی تک زیر غور ہے۔

وہ لوگ جن پر توہین رسالت کا الزام لگایا گیا ہے ان میں مندرجہ ذیل شامل ہیں۔ احمد افضل (ساہیوال) شکیل احمد خان۔ قاسم خان۔ جمشید خان (جھنگ) طارق جاوید (فیصل آباد) قمر اللہ۔ سجاد احمد۔ محمد یعقوب۔ محمد جمیل (گوجرانوالہ) ناصر احمد (حافظ آباد) مشتاق احمد (جڑانوالہ) منظور احمد۔ محمود احمد۔ سعید احمد۔ محمد صدیق (فیصل آباد) اعجاز حسین (خوشاب) عبدالمجید۔ مرزا محمد رفیق۔ امتیاز احمد۔ منور احمد بھٹی۔ مبارک احمد۔ مبشر احمد (تھرپارکر سندھ) ظہور احمد۔ نور حسین (لاڑکانہ) عبداللطیف۔ محمد اسماعیل۔ اعجاز احمد۔ نثار احمد۔ ڈاکٹر مختار احمد (خیرپور) اور مبارک احمد (ربوہ)

جماعت احمدیہ کے ترجمان نے اپنی جماعت کے افراد کے خلاف جور و تشدد کی کارروائیاں کئے جانے کا بھی الزام لگایا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ لورالائی انتظامیہ نے ماسٹر نذیر احمد کو دو ماہ کے لئے اپنے آبائی گاؤں سے نکال دیا۔ ڈاکٹر رانا منور احمد اور ان کی بیوی کا تبادلہ کیوالی سے مانسہرہ کیا گیا۔ لیکن بعد میں مجلس ختم نبوت کے زور دینے پر یہ تبادلے منسوخ کردئے گئے۔ ایبٹ آباد اور مانسہرہ کے تمام زیر سماعت مقدمات پشاور منتقل کردئے گئے۔ ظفر احمد اور رفیع احمد دو احمدیوں کو نہ صرف بے گناہ ایک کریمینل مقدمہ میں پھنسا دیا گیا۔ بلکہ ضلع ایبٹ آباد میں واقع

باقی صفحہ 8 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 28- جنوری-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 6 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 16 درجے سنٹی گریڈ

○ کشمیر کی سرحد پر پاک بھارت جھڑپوں کی اطلاعات ملی ہیں بھارتی فوج نے جموں میں بھی ورکنگ باؤنڈری کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پاکستانی علاقے پر فائرنگ کی۔ پاک فوج نے پہلے فائر بند کرنے کو کہا سلسلہ جاری رہنے پر بھرپور جواب دیا۔ پاکستانی وزارت دفاع نے الزام لگایا ہے کہ جمعہ کے روز ایک راکٹ نماز کے وقت سرحد پر واقعہ کہوٹہ نامی ایک گاؤں کی مسجد پر گرا۔ جبکہ دوسرا راکٹ مسجد کے پیچھے ایک بازار میں گرا۔ پاکستانی الزام کی بھارت نے تردید کی ہے۔ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ راکٹوں کے حملے سے کشمیر کے دھماکہ خیز علاقے میں بھارت اور پاکستان کے درمیان باہمی تنازعے میں اضافہ ہو گیا ہے۔ 1947ء میں آزادی کے بعد سے کشمیر کے مسئلے پر دونوں ممالک کے درمیان دو جنگیں ہو چکی ہیں۔

○ پاکستان کے وزیر دفاع مسٹر آفتاب شعبان میرانی نے کہا ہے کہ آزاد کشمیر پر راکٹوں سے حملہ بھارت کا الیکشن پلے ہے۔ ان چیزوں سے ہمیں یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ حالات پاک بھارت جنگ کی طرف جا رہے ہیں۔ حملے کا مقصد بھارتی عوام کو حکمرانوں کی طرف کھینچنا ہے۔

○ دفتر خارجہ نے کہا ہے کہ فارورڈ کہوٹہ پر بھارتی حملہ پاکستان کے خلاف غیر اعلانیہ جنگ ہے۔ اس سے امن و سلامتی کے لئے کی جانے والی کوششوں کو نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے۔

○ دفتر خارجہ نے کہا ہے کہ میزائلوں کے حملے سے بھارتی انکار جھوٹ کا پلندہ ہے۔ اگر بھارت نے یہ حملہ نہیں کیا تو اور کون ایسا حملہ کر سکتا ہے۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ سرحد پار کر کے بھارت جانے کا کوئی واقعہ نہیں ہوا۔

○ بھارت نے پرتھوی میزائل کا 15 واں تجربہ کر لیا ہے۔ یہ تجربہ اڑیسہ کے سمندری علاقے چاندی پور میں کیا گیا ہے۔ اعلیٰ فوجی افسر اور سائنسدان اس موقع پر موجود تھے۔ بھارتی ذرائع نے تجربے کو کامیاب بتایا ہے۔

○ بھارت نے پرتھوی کا جو تجربہ کیا ہے یہ امریکہ کے زبردست دباؤ کے باوجود کیا ہے۔ بھارت نے دو سال قبل درمیانے فاصلے تک مار کرنے والے پرتھوی کا تجربہ کیا تھا۔ اس بار جس میزائل کا تجربہ ہوا ہے اس کی رینج 250 کلومیٹر تک بتائی گئی ہے بھارت نے اس بارے میں عالمی دباؤ کی بھی کوئی پرواہ نہیں کی پرتھوی میزائل میں ایٹمی ہتھیار لے جانے کی صلاحیت ہے۔ پاکستان کے کئی شہروں تک اس کی مار ہو سکتی ہے۔

○ وزیر دفاع آفتاب شعبان میرانی نے اعتراف کیا ہے کہ ایٹمی پروگرام کیپ Cap کر دیا گیا ہے۔ اس سوال پر کہ بھارتی دھمکیوں کے بعد ایٹمی صلاحیت میں اضافہ کیا جانا چاہئے تھا انہوں نے کہا کہ اس پر کھل کر بات کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ ایٹمی پروگرام جہاں تھا۔ وہیں روک دیا گیا ہے۔

○ فارورڈ کہوٹہ پر بھارت کے حملے کے بعد پنجاب اور سندھ میں نئی بھارتی دہشت گردی کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ پنجاب میں انتظامیہ کو چوکس کر دیا گیا ہے۔ گورنر ہاؤس' چیف منسٹر ہاؤس' سول سیکرٹریٹ اور ریڈیو ٹیلی ویژن کی عمارات پر حفاظتی انتظامات سخت کر دیئے گئے ہیں۔

○ کشمیر کمیٹی کے سربراہ نواب زادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ بھارتی حملے پر وزارت خارجہ کا ردعمل بے جان ہے۔ پاکستان بھی سرحدوں پر میزائل نصب کرے اور ایٹمی دھماکہ کرے۔ بھارت گرم تعاقب یا محدود جنگ میں سے کوئی بھی راستہ اختیار کر سکتا ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت بھارتی کو رعایتیں دینے کی بجائے اس کی جارحیت کو روکے۔ مسجد پر حملے اور نمازیوں کی شہادت سے بھارتی سیکولرزم کا پردہ چاک ہو گیا ہے۔ یہ پاکستان کے خلاف ایک ناپاک منصوبے کی کڑی ہے۔ کھلی جارحیت اقوام متحدہ اور اسلامی ممالک کے لئے چیلنج ہے۔ دونوں بھارت کو عبرت ناک کارروائی کی وارننگ دیں۔

○ مکہ المکرمہ میں ایک سات منزلہ پرائیویٹ ہسپتال میں آگ بھڑک اٹھنے سے 13۔ افراد جاں بحق ہو گئے۔ ان کا تعلق مختلف ممالک سے ہے۔

○ بی بی سی نے بتایا ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں میں بھارت چھ ہزار مرتبہ لائن آف کنٹرول کی خلاف ورزی کر چکا ہے۔

○ بعض آئینی ماہرین کا کہنا ہے کہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی نے عدالتوں کے بارے میں جو تبصرہ کیا ہے وہ توہین عدالت کی ذیل میں آسکتا ہے جس کے نتیجے میں وہ اپنی رکنیت سے نااہل بھی ہو سکتے ہیں۔ اپوزیشن کے ارکان عدلیہ کے بارے میں بیان پر وزیر اعلیٰ کے خلاف ریفرنس تیار کر رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا تھا کہ پولیس ملزم کو پکڑتی ہے عدالتیں اسے ضمانت پر چھوڑ دیتی ہیں۔ اگر حکومت مداخلت کرے تو کہتے ہیں عدلیہ سے ناانصافی ہو رہی ہے۔

○ سینٹ میں صحافیوں کے ساتھ نواز شریف کی رہائش گاہ پر بدسلوکی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے صحافیوں نے علامتی واک آؤٹ کیا۔

○ مسٹر نواز شریف کی رہائش گاہ پر روزنامہ خبریں کے نمائندگان صحافیوں کو پاکستان مسلم لیگ (ن) کے یوتھ ونگ کے ارکان کی طرف سے بدتمیزی کی گئی۔ ان کا قلم اور کاپی چھیننے کی کوشش کی گئی اور ان پر الزام لگایا گیا کہ وہ مسلم لیگ (ن) کے خلاف لکھتے ہیں۔

بقیہ صفحہ 7

نولی میں اپنے گھروں کو چھوڑنے پر مجبور کیا گیا۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ رحمت اور سلامت مسیح کے خلاف توہین رسالت کا مقدمہ گوجرانوالہ پولیس نے درج کیا تھا۔ اس کیس کو پہلے گوجرانوالہ کے ایڈیشنل سیشن جج نے سنا۔ لیکن پھر اس مقدمہ کو لاہور منتقل کر دیا گیا۔ جہاں اس مقدمہ کو ایک ایڈیشنل سیشن جج نے سنا اور دونوں رحمت اور سلامت مسیح کو موت کی سزا سنا دی گئی۔ لیکن اس کی اپیل جسٹس عارف اقبال حسین بھٹی اور جسٹس چوہدری خورشید احمد نے منظور کر لی اور ان کو شبہ کا فائدہ دیتے ہوئے اس الزام سے بری کر دیا۔

بہرحال لاہور ہائی کورٹ کے اس فیصلہ کے بعد ملک کی کسی اور عدالت نے کسی توہین رسالت مقدمے کا فیصلہ نہیں سنایا۔ حالانکہ یہ مقدمات سینکڑوں کی تعداد میں ہیں اور کافی مدت سے زیر سماعت چلے آ رہے ہیں۔

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح
کے ہر محلہ جات میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی
خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع
دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
ربوہ
فون آفس: 422 گھر: 211379

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED
FOR GENUINE TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI TELE: 7724606-7-9
AL FURQAN MOTORS (PVT) LTD.

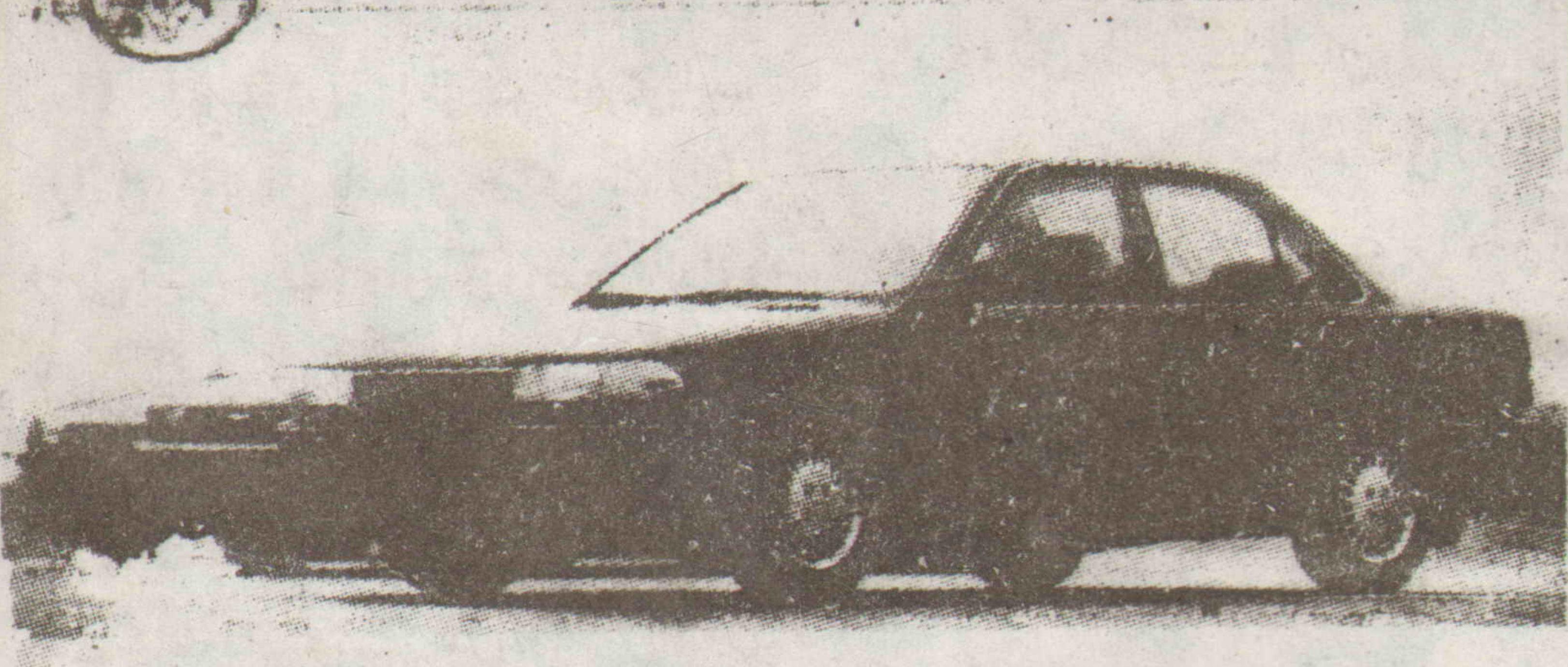

TOYOTA - DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز
۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ۔ کراچی ۳
فون ۷۷۲۴۶۰۶
۷۷۲۴۶۰۷-۷۷۲۴۶۰۹

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا // اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے — ۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
Ph: (04524) 211435-212435
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Fax: (04524) 534